Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities

(Bi-Annual) Trilingual: Urdu, Arabic and English

ISSN: 2707-1200 (Print) 2707-1219 (Electronic)

Home Page: http://www.arjish.com

Approved by HEC in "Y" Category

Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.

Published by the Al-Khadim Foundation which is a registered organization under the Societies Registration ACT.XXI of 1860 of Pakistan

Website: www.arjish.com



Copyright Al Khadim Foundation All Rights Reserved © 2020

This work is licensed under a

Creative Commons Attribution 4.0 International License


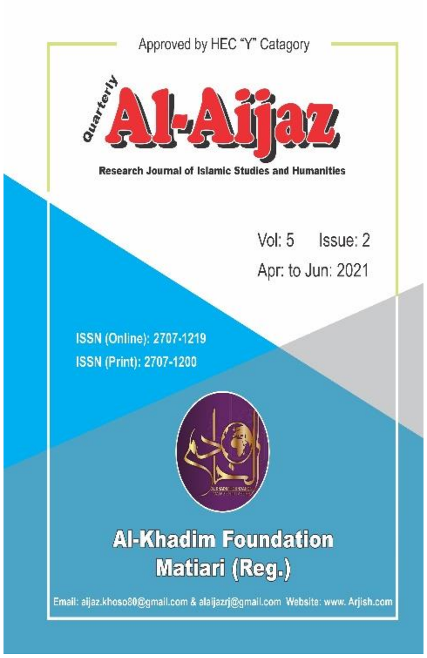


TOPIC:

# Persian Elements in Iftikhar Arif's Religious Poetry: An Analysis

AUTHORS:


1. Rukhsana Badar, Ph.D Scholar Urdu Govt. College Women University Faisalabad.
Email: sadafnaqvi@gcwuf.edu.pk
2. Dr. Sadaf Naqvi, Assistant Professor, Dept. of Urdu GCWUF, Govt. College Women University Faisalabad.



**How to cite:**

Badar, R. ., & Naqvi, S. . (2021). Urdu-12 Persian Elements in Iftikhar Arif's Religious Poetry: An Analysis. *Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities*, *5*(2), 157-164. https://doi.org/10.53575/Urdu12.v5.02(21).157-164

URL: http://www.arjish.com/index.php/arjish/article/view/303

QR Code

Vol: 5, No. 2 | April to June 2021 | Page: 157-164

Published online: 2021-06-20

# افتخار عارف کی مذہبی شاعری میں فارسی تراکیب: تجزیہ

## Persian Elements in Iftikhar Arif's Religious Poetry: An Analysis

Rukhsana Badar[*]
Dr. Sadaf Naqvi[**]

**Abstract**
"Iftikhar Arif has beautifully presented the problems of the modern age in Nazm and Ghazal. He has coined nice Persian structures to depict contemporary sensibility, consciousness and internal emotions. These structures have the name of their creator stamped on them. He has extensively used Persian words and structures in his Nazms and Ghazlas. Many beautiful Persian structures are found in the verses of his Nazms, Ghazals and Couplets on the topics of Dua and Hamd. Iftikhar Arif's attachment with Urdu Classic poetry and Persian language is also evident from the names of his books on poetry. Even the names of his books on poetry are composed of Persian structures. Moreover the titles of his poems are also in Persian language."

**Keywords:** Persian Structures, Words, Styles, Poetic works, Meaningfulness, Titles.

افتخار عارف نے نظم وغزل میں جدید زندگی کے مسائل کو سلیقے سے پیش کیا ہے اور عصری حسیت، سماجی شعور اور داخلی احساسات کو اپنی شاعری میں پیش کرنے کے لیے عمدہ فارسی تراکیب تراشیں۔ان تراکیب پہ ان کے خالق کے نام کی مہر ثبت ہے۔اشعار سے الگ پڑھنے سے یہ تراکیب بہت بوجھل لگتی ہیں بسا اوقات ان کے مفہوم کا تعین اور پہلوداری بھی مبہم ہو جاتی ہیں۔ لیکن جیسے ہی ان کی ایجاد و وضع کردہ تراکیب کو ان کے اشعار میں پڑھتے ہیں تو وہ بہت عمدہ اور رواں محسوس ہوتی ہیں اور ان کی پیچیدگی اور اجنبیت کا احساس کافور ہو جاتا ہے۔ان کی اکثر تراکیب میں ایک ندرت یہ بھی ہے کہ انہوں نے تراکیب نہ تو کسی شاعر سے مستعار لی ہیں اور نہ ہی ان کے ہم عصر شعرا میں سے کوئی ان کی نقالی یا پیروی کا خطرہ مول لے سکا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ان کی تراکیب اور ان کے اشعار اپنے خالق کے شاعرانہ جوہر کی عکاسی کرتے ہیں۔

انہوں نے اپنی نظموں اور غزلوں میں بہت کثرت سے فارسی الفاظ اور تراکیب کا استعمال کیا ہے۔ان کے مفرس اسلوب شاعری کے بارے میں رؤف امیر رقم طراز ہیں:

''افتخار عارف کی غزل میں فارسی کا استعمال اپنے پورے جوبن پر ہے وہ تراکیب کے بغیر نوالہ تک نہیں توڑتے لیکن ان کی تراکیب مرکب اور مشکل ہونے کے باوجود معانی کی ترسیل میں معاونت کرتی ہیں مثلاً ''خواب'' ردیف والی غزل ہی کو دیکھیے۔سیاہ خانۂ خوف، خروشِ گریۂ بے اختیار، شکست خواب گزشتہ، ہی پر موقوف نہیں ہر قافیہ ترکیب سازی کے ذریعے ردیف سے مربوط کیا گیا ہے۔افتخار عارف ایسی مشکل پسندی کے باوجود مقبولیت حاصل کر چکے ہیں۔۔۔افتخار عارف کے ہاں فنی چابک دستی کے علاوہ بھی بہت کچھ ہے۔ پھر ان کے ہاں فارسی ایک

[*] Ph.D Scholar Urdu Govt. College Women University Faisalabad.
[**] Assistant Professor, Dept. of Urdu GCWUF, Govt. College Women University Faisalabad.

نوع کا تموج پیدا کرتی ہے۔"(۱)

ان کی شاعری میں فارسی تراکیب فنکارانہ خلاقی کی بہترین مثال پیش کرتی ہیں۔

افتخار عارف ادبی دنیا میں ایک معتبر حوالہ ہیں۔ ان کی شاعری میں نظم، غزل اور اشعار میں دعائیہ اور حمدیہ موضوعات کے حوالے سے بہت خوب صورت فارسی تراکیب موجود ہیں۔

کسی بھی شاعر کے اسلوب کا مطالعہ کرتے ہوئے الفاظ کے بعد جو چیز قابل توجہ ہوتی ہے وہ تراکیب ہیں۔ فارسی شاعری کی طرح اردو شاعری میں بھی روز اول سے تراکیب استعمال ہو رہی ہیں۔

افتخار عارف کی شاعری میں عربی، فارسی، اردو، ہندی اور انگریزی الفاظ کے ساتھ ساتھ فارسی تراکیب کا بھی ایک ذخیرہ موجود ہے۔ ان کی شاعری میں موضوعات و مضامین کی ندرت کے ساتھ ساتھ فارسی الفاظ و تراکیب کے استعمال میں انفرادیت اور فنی چابکدستی کا اظہار ملتا ہے۔

خلعت انتساب، رمز نور بیعت اعتبار، لوح آب رواں، بطن صدف، جواز افتخار، فقیر شہر علم، زکوۃ اعتبار، داد خواہ اجر، جزائے انتظار، منزل عزوشرف، نرغۂ حرص وہوس۔ مثال فرد عصیاں، کتاب عمر رفتہ، سنت خاک، شکستہ وبستہ زباں، حرف باریاب، خواب گم گشتہ، شہوار وادیٔ نور وغیرہ۔

مذکورہ بالا تراکیب افتخار عارف کی حمدیہ و دعائیہ، فارسی تراکیب میں سے ایک انتخاب ہیں۔

حجاب کو رمز نور کہتا ہے اور پرتو سے کھیلتا ہے (۲)

ایک اور دو لفظی فارسی ترکیب میں شاعر نے بہت اہم فلسفیانہ نکتہ بیان کر دیا ہے۔

میرا شرف کہ تو مجھے جواز افتخار دے
فقیر شہر علم ہوں زکوۃ اعتبار دے (۳)

ٹھوکر پہ ٹھوکر کھارہا ہوں، ہر قدم پر منزل عزوشرف سے گررہا ہوں
اور میری انگشتری پر یا علیؑ لکھا ہے۔ (۴)

افتخار عارف کی شاعری میں اللہ تعالی کی عظمت و کبریائی اور محبت کا جذبہ بہت نمایاں ہے۔ ان کی دعا ان کے دل کا حال بیان کرتی ہے۔

تیرے کرم کی بارشوں سے سارے باغ کھل اٹھیں
ہوائے مہر سار از ہر نفرتوں کا مار دے (۵)

مری زمیں مرا آخری حوالہ ہے
سو میں رہوں نہ رہوں اس کو بارور کردے (۶)

افتخار عارف دعا کی تاثیر اور عظمت سے آگاہ ہیں رب ذوالجلال سے دعا مانگتے ہیں اور خوبصورت لفظوں اور خوبصورت پیرائے میں مانگتے ہیں۔

افتخار عارف کا مذہب کے ساتھ حوالہ بہت مضبوط ہے۔ زندگی میں سختیاں جھیلنے کے بعد کامیابیاں اور کامرانیاں سمیٹنے کے بعد بھی ان کا مذہب سے رشتہ بہت مضبوط ہے۔ ہر کتاب کا آغاز حمد دعا اور نعت سے کیا ہے بلکہ غزلوں میں بھی حمدیہ، دعائیہ اور نعتیہ اشعار موجود ہیں۔ منتخب نعتیہ تراکیب درج ذیل ہیں:

مدحت شافع محشرؐ، خاک در حسانؓ، دائرۂ نور، نور مطلق، منصب کار رسالتؐ، مثال فرد عصیاں، کتاب عمر رفتہ، عہد میثاق ازل، نسبت یمن قدم، منزل سدرہ، پاس نسبت، مدینہ و نجف و کربلا، سلام وثنا، غلام بوذرؓ و سلمانؓ دل، میان عبد و معبود، میثاق نور، غار حرا، رفیق اعلی، کتاب دائم، غلامیٔ افتخار، ثبوت فرد نجات، بطرز مختلف، وصف سر موجودات، وابستگان شہر حکمت، تفسیر ذات وصفات، حضوری وحاضری، در مطہر، درود پیہم، بلالؓ و بوذیؓ و سلمانؓ، بحق کفش برداران دربار رسالت۔

مدحت شافع محشرؐ پہ مقرر رکھا
میرے مالک نے مرے بخت کو یاور رکھا (۷)

عہد میثاق ازل خلق میں دہراتا کون
میرے سرکار نہ سمجھائے تو سمجھاتا کون (۸)

''عہد میثاق ازل'' ایک تین لفظی ترکیب میں افتخار عارف نے فصاحت وبلاغت کی خوبیوں کو جمع کر دیا ہے۔ اس تین لفظی فارسی ترکیب میں سورۃ الاعراف کی اس آیت مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

''واذ اخذ ربك من بني ادم من ظهورهم ذريتهم واشهدهم علي انفسهم الست بربكم قالوا بلي شهدنا ان تقولوا يوم القيمة انا كنا عن هذا غفلين''(۹)

(اور جب تمہارے پروردگار نے بنی آدم سے یعنی ان کی پیٹھوں سے ان کی اولاد نکالی تو ان سے خود ان کے مقابلے میں اقرار کرالیا (یعنی ان سے پوچھا کہ) کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں۔ وہ کہنے لگے کیوں نہیں ہم گواہ ہیں (کہ تو ہمارا پروردگار ہے)۔ (یہ اقرار اس لیے کرایا تھا) کہ قیامت کے دن (کہیں یوں نہ) کہنے لگو کہ ہم کو تو اس کی خبر ہی نہ تھی۔)

ایک مختصر، جامع اور بھرپور معنویت کی حامل تین لفظی فارسی ترکیب جس میں عہد الست کی ساری تفصیل بیان کر دی۔ گویا شاعر نے ایک ترکیب میں رموز کائنات اور تخلیق کائنات کا خلاصہ پیش کر دیا۔

دو کمانوں سے بھی کم منزل سدرہ سے ادھر
ایک عالم ہے اس عالم کو خبر لاتا کون (۱۰)

منزل سدرہ کی ترکیب آپ ﷺ کے سفر معراج کا استعارہ ہے۔ افتخار عارف کو شعائر اسلامی سے جو رغبت ہے وہ ان کے فن میں بصورت کمال وہنر جھلکتی ہے۔ سب سے پہلے قرآن پاک میں سورہ بنی اسرائیل میں واقعہ معراج کا ذکر ہے:

''سبحن الذي اسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصا الذي بركنا حوله لنريه من ايتنا انه هوالسميع البصير''(۱۱)

(وہ (ذات) پاک ہے جو ایک رات اپنے بندے کو مسجد الحرام یعنی (خانۂ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک جس کے گرداگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں لے گیا تاکہ ہم اسے اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھائیں۔ بے شک وہ سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے۔)

پارہ نمبر ۲۷ سورہ نجم کی پہلی ۱۸ آیات میں بھی واقعہ معراج کا ذکر بہت تفصیل سے موجود ہے۔ واقعہ معراج کا ربط و تسلسل سورہ طور پارہ ۲۷ میں بھی ہے۔

حمد و نعت افتخار عارف کا صرف شاعرانہ فن ہی نہیں دین اسلام اور قرآن کی تعلیمات سے لگاؤ بھی ہے۔ گویا ان تراکیب میں شاعر کی شخصیت اور قلبی جذبات کا رنگ اور کیفیت نمایاں ہے۔

بحق کفش برداران دربار رسالت ﷺ
ثناخوانوں میں شامل ہو گیا اک بے ہنر بھی (۱۲)

ان کی آواز سے اونچی نہ ہو کوئی آواز!
مالک الملک نہ فرماتے تو فرماتا کون (۱۳)

نعت کے اس شعر میں شاعر نے سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۲ کا خلاصہ پیش کر دیا ہے۔

''يايها الذين امنوا لا ترفعوا اصواتكم فوق صوت النبي ولا تجهروا له بالقول كجهر بعضكم لبعض ان تحبط اعمالكم وانتم لا تشعرون''(۱۴)

(اے اہل ایمان! اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کرو اور جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو (اس طرح) ان کے روبرو زور سے نہ بولا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔)

گویا یہ نعت افتخار عارف کی آپ ﷺ سے عقیدت کا اظہار ہی نہیں قرآن پاک سے لگاؤ کا اظہار بھی ہے۔

افتخار عارف کی شاعری کا ایک اہم پہلو صوفیانہ اور فلسفیانہ کیفیات و واردات کو خوبصورتی سے بیان کرنا ہے۔ ان کی دلکش فارسی تراکیب ان کی فکر اور اسلوب میں اختصار، جامعیت اور بلاغت کا وصف پیدا کر دیتی ہے۔

متاعِ دوجہاں، خزانۂ زر و گوہر، چشمۂ بے فیض، کشکولِ آرزو، دفترِ سود و زیاں، طلسمِ من و ما، طرۂ کلاہ کمال، جاہ و جلال دام و درم، گرد و غبار عہد ستم، ذکر زوال لوح و قلم، پیچ و خم وجود و عدم، صاحب زمین و زمانہ، راہ و رسم عشق، انفس و آفاق، دیدۂ بیدار۔

کیا ایسی منزلوں کے لیے نقد جاں گنوائیں
جو خود ہمارے نقش کف پا کے دم سے ہیں (۱۵)

ہم فقیروں کو تو بس نام خدا کافی ہے
ہم کہاں منت ارباب حشم کھینچتے ہیں (۱۶)

آخرش ہر نفس گرم کا انجام ہے ایک
سو گھڑی بھر کو طلسم من وما کیا باندھیں (۱۷)

ذرا سی دیر کا ہے یہ عروج مال و منال
ابھی سے ذہن میں سب زاویے زوال کے رکھ (۱۸)

دیکھیے کھلتے ہیں کب انفس وآفاق کے بھید
ہم بھی تو جاتے ہیں اک صاحب اسرار کے پاس (۱۹)

شاعری میں رزمیہ داستانوں کا بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ اردو شاعری میں بھی لافانی رزمیہ داستانوں کا ذکر ایک بہت بڑا دبستان ہے۔ اس کا آغاز فضلی کی کربل کتھا سے ولی، میر، آتش، ناسخ، میر انیس، دبیر، غالب اور اقبال سے ہوتا ہوا افتخار عارف تک پہنچا ہے۔

افتخار عارف کے رثائی رجحان کے متعلق زینت افشاں اپنے مقالے میں رقم طراز ہیں:

"افتخار عارف نہایت استقامت سے اپنے وراثتی عقائد پر قائم ہیں۔ انہوں نے اپنی شاعری کا اسلامی تشخص برقرار رکھتے ہوئے ادبی و تہذیبی سرمایہ کے ساتھ ماضی کے زندہ کرداروں سے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے۔"(۲۰)

جہان مصلحت، حرف برملا، مدینہ و نجف، مشک وچادر وعلم، مظہر خوشنودئ داور، غلامان در مشکل کشا، مقابل صف اعدا، خیام صبر شعاراں، کشاکش دل ودنیا، سپاہ ظلمت وظلم، طبل وعلم، قافلۂ بے سروساماں، ویرانہ مقتل، اندیشۂ صد شام غریباں، حفظ ناموس رسالت، جادۂ نخوت پارینہ، نرغۂ اہل تکبیر، فرات وقت رواں، سوال بیعت شمشیر، ذکر مظلوم، زمرۂ دشنام، تقویم شہادت، صبر مخدومہ کونین، صدائے استغاثۂ حسینؑ۔

افتخار عارف کی تراکیب کو ان کی شاعری سے الگ کر کے پڑھنے سے مفہوم تک رسائی دشوار ہو جاتی ہے۔ مگر جیسے ہی ان کی شاعری کے تناظر میں ان تراکیب کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ افتخار عارف کی شعری تراکیب کا پس منظر روشن ہو جاتا ہے اور واقعہ کربلا کا بیان افتخار عارف کی شاعری میں ایسا ہے کہ اس میں ان کا فن روحانی بلندیوں کو چھوتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔

یہی نہیں کہ صرف اپنے عہد میں ہو آج بھی
جہاں مصلحت میں حرف برملا ہے کربلا
سنان وخنجر وکمان، مشک وچادر وعلم
نشانیوں کا اک عجب سلسلہ ہے کربلا (۲۱)

ایک آفاقی المیہ کے بیان کے لیے افتخار عارف نے تراکیب کی اختراع و ایجاد میں بھی بہت خلاقی سے کام لیا ہے۔

مظہر خوشنودیٔ داور علم عباسؑ کا
ایک دن لہرائے گا گھر گھر علم عباسؑ کا
کون جانے روز عاشورہ فراز نور سے
دیکھتے ہوں فاتح خیبر علم عباسؑ کا (۲۲)

افتخار عارف نے دو اور تین لفظی فارسی تراکیب سے دین اسلام کی سربلندی سے لے کر حضرت عباسؓ کی دلیری تک داستان بہت مختصر لفظوں میں بیان کی ہے۔ افتخار عارف کا فن اپنی جولانی پہ کیوں نہ ہو کہ واقعہ کربلا اور حضرت علیؓ اور آل علیؓ کا ذکر انہیں بہت محبوب ہے۔ طارق نعیم افتخار عارف کے اس قلبی و روحانی ارتفاع کے بارے میں رقم طراز ہیں:

''افتخار عارف کا محبوب وہ ہے جسے شہر علم نے باب علم کہا تھا۔ جسے امانتیں سونپی گئی تھیں جو کعبہ میں پیدا ہوا تھا اور جس نے کہا تھا کلام کرو تا کہ پہچانے جاؤ، سو افتخار عارف بھی کلام کرتا ہے اس لیے نہیں کہ پہچانا جائے بلکہ اس لیے کہ کسی نے کہا تھا کلام کرو۔''(۲۳)

اک طرف سارے نجیب ابن نجیب ابن نجیب
اک طرف ایک غلام ابن غلام ابن غلام
حرمت حرف رسول ﷺ ایک طرف
جادۂ نخوت پارینہ کی اڑتی ہوئی دھول ایک طرف
اک غلام ابن غلام ابن غلام
اب بھی ہے نرغے میں اک شہر دلآزار کے بیچ (۲۴)

''اسامہ، بن زید، کے نام ایک نظم'' اس نظم میں افتخار عارف نے عقل و دل، دین و بادشاہت، حمایت و نافرمانی کی طویل کشمکش کی داستان بہت مختصر تراکیب میں بیان کر دی ہے۔

افتخار عارف کی نظم ''ابو طالب کے بیٹے'' بھی ان کے اعلی درجے کے اسلوب کی غمازی کرتی ہے۔ مہر دو نیم کی ان غزلوں میں بھی افتخار عارف کی رثائی فارسی تراکیب ان کی فارسی زبان میں مہارت کو ظاہر کرتی ہیں۔

جس کی کوئی آواز نہ پہچان نہ منزل
وہ قافلۂ بے سرو ساماں بھی مرا ہے
وارفتگیٔ صبح بشارت کو خبر کیا
اندیشۂ صد شام غریباں بھی مرا ہے (۲۵)

غزل میں سانحہ کربلا کا ذکر اور فارسی تراکیب کا انتخاب افتخار عارف کی فارسی تراکیب کے استعمال میں انفرادیت کا نمونہ ہے۔ ان مختصر فارسی تراکیب میں استعارات اور تلمیح کا رنگ جھلکتا ہے۔

ذکر مظلوم کو انعام میں رکھا گیا
ظلم کو زمرۂ دشنام میں رکھا گیا
از ازل تابہ ابد سارے یزیدوں کا حساب
ایک ہی دفتر بدنام میں رکھا گیا (۲۶)

اس ''سلام'' میں ان دونوں اشعار کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے افتخار عارف نے ہر مصرع میں فارسی ترکیب ضرور استعمال کی ہے۔

**References**

1. Raouf ameer akleem honar nai dahli anjoman tarqi usdu hind, 2003, p.78.
2. Iftakhar Arif mahar du yannum Islamabad: purab academy, October 2013, p.35.
3. Ibid p.37.
4. Iftakhar Arif jahan malom Islamabad: purab academy, October 2013, p.76.
5. Ibid p.37.
6. Ibid p.58.
7. Iftakhar Arif jahan malom, p.5.
8. Ibid p.9.
9. Al quran suratul aharaf, ayat 172.
10. Iftakhar Arif jahan malom, p.9.
11. Al quran suratul israil, ayat 1.
12. Iftakhar Arif shahar alim kay darwazy par Islamabad purab academy, taba aowal, july 2006, p.56.
13. Iftakhar Arif jahan malom, p.9.
14. Al quran suratul hijrat, ayat 2.
15. Iftakhar Arif mahar du yannum, p.183.
16. Ibid, p.150.
17. Iftakhar Arif harf bar yab Karachi, muqtaba daniyal 2000, p.70.
18. Ibid, p.76.
19. Ibid, p.35.
20. Zenat afshah iftakhar arif ki shairy kay fakar rajhan maqala braai M, full urdu, S.N, jee see university faislabad, p.102.
21. Iftakhar Arif shahar alim kay darwazy par, p.106.
22. Ibid, p.91.

23. Tarik naieem mazmon“iftakhar arif mahar du yannum say harf bar yab tak” mashmula: rawalpendi 2005, p.353.
24. Iftakhar Arif harf bar yab Karachi, muqtaba daniyal 2000, p.121 – 122.
25. Iftakhar Arif mahar du yannum, p.62 – 63.
26. Iftakhar Arif jahan malom, p.22.